رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAIY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۷ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۱۷

انگریزی حکومت کے خلاف احرار کے الزامات

احرار پولیٹکل کانفرنس سیالکوٹ میں احرار لیڈروں کی تقریریں

(۱)

جیسا کہ آثار سے ظاہر تھا۔ اور ہم نے لکھ بھی دیا تھا۔ احرار کی غرض سیالکوٹ میں "آل انڈیا احرار پولیٹیکل کانفرنس" منعقد کرنے سے یہ تھی۔ کہ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے عوام الناس کو حکومت کے خلاف بھڑکا کر اور ان کے سامنے ایسی باتیں پیش کریں۔ جن کی وجہ سے حکومت کے خلاف شورش پیدا کر سکیں اور اس طرح حکومت کو مرعوب کرنے کی کوشش کریں چنانچہ یہ بات حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔ لیڈران احرار نے اپنی تقریروں میں جماعت احمدیہ کے خلاف انتہا درجہ کی بدزبانی اور بدگوئی سے کام لینے کے علاوہ اپنا باقی ماندہ زور حکومت کے متعلق ایسی باتیں بیان کرنے میں صرف کیا۔ جو اس کے وقار کو خاک میں ملا دینے والی اور اس کے متعلق سخت منافرت پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں ان کا مختصراً ذکر یہ دکھانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت کو احرار نوازی کا صلہ کسی رنگ میں مل رہا ہے۔ اور احرار روز بروز حکومت کے متعلق کیا رویہ اختیار کرتے جا رہے ہیں:۔

عام لوگوں کی مصائب اور تکالیف کا ذمہ وار حکومت کو قرار دیتے ہوئے مسٹر مظہر علی اظہر صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے خطبہ میں کہا:۔

"اگر کوئی مالکِ اراضی فوت ہو جائے اور اس کے یتیم بچے رہ جائیں۔ تو حکومت یتیموں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی ذمہ دار نہیں۔ لیکن معاملہ اراضی وصول کرنے میں حقدار ضرور ہے۔ اگر کوئی عورت بیوہ رہ جائے۔ تو حکومت اس کی دستگیری کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتی۔ لیکن اگر دو کنال اراضی بھی اس کے حصہ میں آئے۔ تو اس سے حکومت اپنا معاملہ زمین وصول کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ اسی طرح حکومت کا قانون اس بات کی اجازت تو دیتا ہے۔ کہ مقروض کا مکان نیلام کر کے زر قرضہ وصول کر لیا جائے لیکن قانون اس بات کا خیال رکھنے کا ذمہ دار نہیں۔ کہ جب مقروض اور اس کے بیوی بچے اپنے رہائشی مکان سے بے دخل کر دیئے جائیں۔ تو وہ کہاں رہیں۔ اور کس طرح زندگی بسر کریں"۔

اس رنگ میں حکومت کو ملزم قرار دینے کی غرض محض یہ تھی۔ کہ وہ دیہاتی لوگ جن کو احرار نے خاص اہتمام کے ساتھ کانفرنس میں جمع کیا۔ اور جن پر کانفرنس کی ساری رونق کا انحصار تھا۔ ان کے دلوں میں حکومت کے خلاف نفرت کا بیج بویا جائے۔ اور انہیں بتایا جائے۔ کہ تمہاری تمام مصائب کی ذمہ وار حکومت ہے۔ حالانکہ قرض کی مصائب میں جن کا ذکر کیا گیا ہے بہت بڑا دخل مصیبت میں مبتلا ہونے والوں کا اپنا بھی ہوتا ہے۔ مگر اس پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

زمینداروں کو اس رنگ میں اشتعال دلاتے ہوئے بیکاروں کے متعلق یوں ذکر کیا گیا ہے:۔

"۱۷۵ برس تک ہندوستان پر حکومت کرنے کے باوجود آج تک انگلستان کے اجارہ داران تہذیب و حکومت کو اس فرض کے احساس کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ کہ مظلوم و محکوم ہندوستان کے بیکاروں کی خستہ حالی کا علاج ان کے ذمہ ہے۔ جن لوگوں کے بسر اوقات کی صورت نہیں ہوتی۔ وہ آہستہ آہستہ مجبور ہو کر جرم اور گناہ کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ حکومت جرائم کی سزا دینے کو تیار تو ہو جاتی ہے۔ لیکن اس بات کا خیال نہیں کرتی۔ کہ جرائم کا ایک بڑا حصہ اس کی اپنی غفلت شعاری۔ اور فرض ناشناسی کا مرہون منت ہے"۔

حکومت اگر اس بارے میں غفلت سے کام لے رہی ہے۔ تو یہ بات قابل افسوس ہے لیکن کیا ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا ادعا کرنے والوں کا یہ فرض نہیں۔ کہ بےکاروں کی خستہ حالی کا علاج کریں۔ اور کیا ان کے لئے یہ جائز ہے۔ کہ ایسے خستہ حال لوگوں سے مختلف حیلوں کے ذریعہ لاکھوں روپیہ بٹور کر اپنے عیش و عشرت میں صرف کریں۔ اور کسی کو حساب تک دکھانے کے لئے تیار نہ ہوں۔ غالباً احرار کو شکائت یہ ہے کہ اگر انہی کی طرح حکومت کو مظلوم و محکوم ہندوستان کے بیکاروں کی خستہ حالی کا احساس نہیں۔ تو نہ ہو لیکن حکومت جرائم کی سزا دینے کے لئے کیوں تیار ہو جاتی ہے۔ اسے کسی جرم کی کسی کو سزا بھی نہ دینی چاہیئے۔ اس طرح احرار نے جرائم پیشہ لوگوں کی نمائندگی کا حق ادا کیا۔ ورا اپنی امدی کا ایک اور رستہ جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کی حمایت کر کے نکالنا چاہا۔

اظہر صاحب نے اس موقعہ پر یہ کہکر بھی مسلمانوں کے جذبات کو حکومت کے خلاف اکسایا ہے کہ:۔ "سلطان ابن سعود والئی حجاز نے ایک انگریزی کمپنی کے ساتھ ملک حجاز میں اکان کنی وغیرہ کے لئے ایک معاہدہ کیا ہے جس سے مقدس ارض حجاز میں انگریزی اثر و رسوخ اور اقتدار کا بڑھ جانا لازمی ہے"۔ اور کہا ہے "مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم اس رجحان سیاست و اقتصادیات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جس سے ایک دن ارض حجاز کامل طور پر غیر مسلم اقتدار کا شکار ہو جائے گا"۔

برداشت نہ کر سکنے کی بھی ایک ہی کہی۔ سلطان ابن سعود سے انگریزی کمپنی کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ مگر آج تک احرار کو اس کے خلاف کچھ کرنے کی نہیں بلکہ کچھ کہنے کی بھی قطعاً جرأت نہیں ہوئی اور نہ وہ کسی وقت کچھ کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ان کی کوشش یہ ہے کہ اس بات کو بھی حکومت کے خلاف منافرت پیدا کرنے کا ایک ذریعہ بنالیں۔

اسی سلسلہ میں "مسئلہ سرحد" کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور حکومت پر الزام لگایا گیا ہے۔ "کہ وہ بہانے بہانے سے سرحدی علاقہ پر قبضہ جمانا چاہتی ہے۔" اور کھلے طور پر کہا گیا ہے۔ کہ اسی غرض سے "حکومت ہند کے ہوائی جہازوں نے بم برسائے انسانوں اور مویشیوں کے علاوہ مکانوں حتیٰ کہ دیہاتی مساجد کو نقصان پہونچا"۔

اگر یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ درست ہے تو سوال یہ ہے کہ صرف یہ کہہ دینے سے کہ "حکومت کو چاہیئے توسیع شہنشاہیت کے ارادہ کو ختم کردے۔ اور تہذیب کے نام پر لوگوں کو غلام بنانے کی اس رسم کو چھوڑ دے جو اطالیہ نے حبشہ میں جاری کر رکھی ہے" اس پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چونکہ احرار کے مدنظر کسی بات کی اصلاح نہیں۔ بلکہ حکومت کو بدنام کرنا اور اس کے متعلق مسلمانوں میں منافرت پیدا کرنا ہے۔ اس لئے وہ عملی طور پر کچھ کر کے دکھانے کی بجائے الزام تراشی کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اسی پر آج کل وہ زور دے رہے ہیں ‌؎

احرار کانفرنس سیالکوٹ میں سخت شور و شر

الفضل کا خاص تار

سیالکوٹ ۱۳ نومبر۔ گذشتہ شب احرار کانفرنس کے اجلاس میں سامعین کی تعداد ۲۰۰۰۰ تھی۔ مخالفین کو مرعوب کرنے کے لئے دیہاتی لوگ خاص طور پر جمع کئے گئے تھے۔ لہراری (؟) الٹرول نے ایک خاکسار کو بری طرح زخمی کیا۔ جسے ہسپتال میں پہونچایا گیا۔ جہاں وہ نہایت نازک حالت میں پڑا ہے۔ کانفرنس کے پنڈال کے اردگرد پولیس تعینات کی گئی۔ سامعین کثیر تعداد میں جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ یہاں تک کہ اخیر میں صرف پانچ ہزار کے قریب نفوس رہ گئے۔ اجلاس سخت شور و شر اور ہنگامہ آرائی پر ختم ہوا۔ لوگوں نے احرار مردہ باد کے نعرے لگائے شہر میں احرار کے خلاف سخت جذبات نفرت پھیل رہے ہیں ؎

جلسہ کے اختتام پر مسجد شہید گنج کے متعلق گورنمنٹ کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ بعض مقررین نے حجاز اور سرحد کے مالی ادبار اور ہندوستان میں کثرت بیکاری کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں کو گورنمنٹ کے خلاف اکسایا۔ جماعت احمدیہ کے خلاف بھی سخت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں ؎

نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ

قادیان ۱۳ نومبر۔ آج بعد نماز عشاء نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ جس میں قریباً تمام مقامی احمدی چھوٹے بڑے شریک ہوئے۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی، شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے نہایت پرجوش تقریریں کیں۔ اور احرار کے فتنہ کے انسداد کے لئے جماعت کو ہر قربانی پیش کرنے کی ضرورت سے آگاہ کیا۔ سامعین نے نہایت توجہ سے تقریریں سنیں۔ اور ہر مطالبہ پر بڑے جوش کے ساتھ لبیک کہا۔ اجلاس دس بجے کے بعد ختم ہوا ؎

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؎

No.	Name	No.	Name
1	Fatima Fakeye Lagos Nigeria.	20	Mumeen Saltpond Gold Coast
2	Mansurtul Laki Folasa de Lagos "	21	Suleman "
		22	Saeed "
3	Sunmonu Olotu Ipe.	23	Abdu "
4	Abdul Aziz " "	24	Kofi Mosa "
5	Taibaru Mogbanjn "	25	Kmesi Butr
6	Idris Fatunse "	26	Suleman "
7	Thani Adedeji .	27	Hagira "
8	Idris Ojo "	28	Adam "
9	Zakarriyah "	29	Adam Wagra
10	Yakub Ishob "	30	Suleman Foolsima Saltpond Gold Coast.
11	Alli Adebayo "		
12	Ayisat Adeoti	31	Usman "
13	Basharat Ahmad Saltpond Gold Coast	32	Saeed "
		33	Adam K.fu Domeabra
14	Wasim Ahmad "	34	Maryam Gold Coast
15	Serdu "	35	مٹھو صاحب ضلع لاہور
16	J. C. Allasan " Kumasi "	36	چوہدری فتح دین صاحب ضلع سیالکوٹ
		37	شیخ حسو صاحب ضلع ڈیرہ غازی خاں
17	Ayishetu " "	38	غلام علی صاحب "
18	Ayishetu Ahubalare "	39	محمود احمد صاحب امرت سر
19	M. E. Arthur Saltpond Gold Coast	40	محمد اسمٰعیل صاحب ضلع جالندھر
		41	عبد الغنی صاحب ضلع سیالکوٹ

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ کا مکمل فیصلہ

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے متعلق آنریبل جسٹس کولڈ سٹریم نے جو فیصلہ دیا ہے۔ اس کا خلاصہ چھپ چکا ہے۔ مفصل فیصلہ انشاء اللہ العزیز بہت جلد شائع کیا جائے گا۔ چونکہ احرار نے سشن جج کے فیصلہ کو لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا۔ اس لئے اس کے بد اثر کو زائل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت ہر اس شخص تک الفضل کا یہ پرچہ پہونچائیں جس نے سشن جج کا فیصلہ پڑھا یا سنا۔ اور جس قدر تعداد میں اس پرچہ کی ضرورت ہو اس سے واپسی ڈاک دفتر الفضل کو مطلع فرمائیں۔ چونکہ یہ پرچہ اسی قدر تعداد میں شائع کیا جائیگا جس قدر درخواستیں موصول ہو چکی ہوں گی۔ دیر سے آنیوالی درخواستوں کی تعمیل نہیں ہو سکے گی ؎ مینیجر

اکنافِ عالم کے اہم واقعات

(ایک سٹوڈنٹ آف پالیٹکس کے قلم سے)

یورپ

یورپ مغربی اقوام کے مجموعے کا جغرافیائی نام ہے یہ تہذیب کا گہوارہ اور فتنوں کی آماجگاہ ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ تہذیب کی انتہا ر وحشت کی ابتدا ہے۔ جنگ عظیم کی چنگاری یورپ سے اڑی۔ جس نے تمام دُنیا کو آتشکدہ بنا دیا۔ اتلافِ مال وجان کے مختلف انداز سے مختلف اوقات میں لگائے جاتے رہے ہے۔ لیکن کسی نے نہایت لطیف اور دلچسپ پیرایہ میں جنگ کے مصارف کو پیش کیا ہے۔ وُہ لکھتا ہے۔ جتنی دولت جنگِ عظیم میں تباہ ہوئی۔ وہ امن کی حالت میں ہر بارہ ہزار کی آبادی کے قصبے کے لئے ایک یونیورسٹی اور ہر درمیانہ درجہ کے خاندان کے لئے عمدہ بنگلہ بنانے کیلئے بالکل کافی تھی۔ لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ آج بھی یورپ ویسا ہی عربدہ جُو ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ بعض مبصروں کے نزدیک تو اس وقت کی حالت سنہ ۱۹۱۴ء کی حالت سے زیادہ مخدوش۔ اور آتشگیر ہو رہی ہے۔ اور عنقریب ساکنانِ کرہ ارض کسی محاربہ عظیم کی لپیٹ میں آنے والے ہیں۔

اس وقت بھی جنگ چھیڑنے والی یورپ کی ایک قوم ہے جس کے مختارِ مطلق کو آج سولہ سترہ سال کے بعد یہ احساس ہوا ہے۔ کہ اٹلی کو جنگ عظیم کے غنائم سے پورا حصہ نہیں ملا۔ فسطائیت کے نظریہ سے واقف لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس کا خمیر جنگ جوئی سے اٹھایا گیا ہے۔ اور یہ فسطائی تعلیم وتربیت کا نتیجہ ہے۔ کہ اطالوی قوم میں جوع الارض کا مرض پیدا ہو گیا ہے۔ اس پر دیگر اقوام کی سہل انگاری جو احتیاط کے رنگین پردے میں کارفرما ہے۔ حبشہ کے جنگ میں بہت ممد ثابت ہوئی ہے۔ ابھی تک تعزیری فیصلہ جات جو اس فتنہ کو روکنے کے لئے مقاومت مجہول کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نفاذ پذیر نہیں ہوئے۔ اور جنگ بدستور جاری ہے۔ بہت ممکن تھا۔ کہ لیگ اقوام کے تابوت میں آخری کیل لگ گیا ہوتا اگر دوسری اقوام کا وقار اور اقتدار معرضِ خطر میں نہ ہوتا۔ لیگ کے مٹنے سے انگلستان اور فرانس کو سخت نقصان پہونچنے کا احتمال ہے کیونکہ ان کو اس صورت میں ان تمام ممالک سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ جن پر ان کا انتدابی اقتدار ہے اس میں مفتوح اقوام مثلاً جرمنی کا فائدہ ہے کیونکہ وُہ اپنی کھوئی ہوئی نوآبادیات کی بازیابی کے لئے مؤثر کوشش کر سکے گی ؛

لیگ کی موجودہ کارروائی کے متعلق سوائے چند طاقتوں کے باقی تمام دول عظمیٰ نے کسی نہ کسی رنگ میں ہمنوائی کی ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ نے بھی ترکِ موالات کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ اور جرمنی نے بھی وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اٹلی کے ساتھ اپنی تجارت کو نارمل حد سے متجاوز نہیں ہونے دے گا۔ مگر باوجود اس متحدہ محاذ کے قوی امید نہیں ہو سکتی۔ کہ اس فتنہ کا کلی طور پر استیصال ہو سکے ؛

انگلستان

انگلینڈ کی انتخابی ہنگامہ آرائیاں حبشہ کی جنگ کی صدائے بازگشت ہیں۔ ملک میں دو قسم کے لوگ پیدا ہو گئے تھے۔ ایک وُہ جو نیشنل گورنمنٹ کو اس واسطے مطعون کر رہے تھے۔ کہ اس نے اپنی روایتی صلح جُوئی کی حکمت عملی سے منحرف ہو کر لیگ اقوام کے ذریعے تعزیری فیصلے صادر کرائے ہیں اور اس طرح ایک جنگ کی تاسیس کی ہے۔ دوسرا وُہ طبقہ تھا۔ جو اس واسطے ملامت کرتا ہے۔ کہ اس نے مسولینی کی پیکار جوئی اور ہوس ملک گیری کا مؤثر سدباب نہیں کیا۔ اور اپنی تاخیر و تعویق سے ایک ملک کو موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ ایک کمزور قوم پر دست تطاول دراز کرے ان کے بین بین وُہ بھی طبقہ ہے۔ جو حکومت کی پالیسی سے متفق ہے۔ چونکہ خیالات کا تفاوت بڑھ رہا تھا۔ حکومت نے اپنی حکمت عملی کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے اور اس حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لئے کہ ملک کی رائے ان کے ساتھ ہے۔ نئے انتخاب کی طرح ڈالی ہے انتخاب کے آخری نتائج کے رونما ہونے میں ابھی دو ہفتے باقی ہیں۔ مگر اغلب قیاس یہ ہے۔ کہ نیشنل گورنمنٹ کے حامیوں کو کامیابی نصیب ہوگی۔ لبرل پارٹی کا وقار تو مسٹر اسکوئتھ کی ناکامی کے ساتھ مجروح ہو گیا تھا۔ اور رہی سہی طاقت لائیڈ جارج کے ہاتھوں خاک میں مل گئی۔ سیاسیاتِ عالم میں لبرل کا درمیانی طبقہ رُو بہ زوال ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس وقت کے بعد لبرل پارٹی روز افزوں انتشار سے مٹتی جا رہی ہے۔ اشتراکی خیالات کے اثر و نفوذ سے انگلینڈ میں دوسرے ممالک کی طرح لیبر پارٹی عروج پذیر ہو رہی تھی۔ اس وقت تک تین دفعہ لیبر پارٹی کی حکومت ہو چکی ہے سنہ ۱۹۳۱ء کے بعد ملک کے اقتصادی مسائل نے پارٹی نظام کو ناممکن العمل کر دیا۔ اور نیشنل گورنمنٹ معرض وجود میں آئی لیبر پارٹی کے قائد اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ بھی اپنی پارٹی کو خیر باد کہ گئے۔ لیبر پارٹی میں ابتدا سے ہی دو مختلف خیال کے لوگ تھے۔ ایک وُہ جو روسی خیالات سے ملوث تھے۔ اور وُہ سیاسی ریشہ دوانیوں سے ملک میں انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے۔ دوسرے وُہ جو ملک کے اقتصادی نظام میں تدریجی ترمیم پیدا کرنے کے خواہاں تھے۔ یہ لوگ بھی سرمایہ داری کے سخت دُشمن تھے۔ مگر ان کا لائحہ عمل انتہا پسندانہ نہ تھا لیکن یہ اختلاف دبا رہا۔ اب یہ فشار اتنا ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ پارٹی کے مقتدر لیڈر ایک دوسرے کے سیاسی دشمن ہو گئے ہیں۔ لیگ کی موجودہ پالیسی کے ساتھ تعاون یا عدم تعاون کے سوال نے لیبر پارٹی کی جمعیت کو بالکل کمزور کر دیا ہے جارج لینبری بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔ مسٹر ہنڈرسن فوت ہو گئے ہیں۔ اب پارٹی نوآموز ہاتھوں میں ہے اور جو جو کمزوریاں نیشنل گورنمنٹ کے عہد اقتدار کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ وُہ اس وقت بھی موجود تھیں جب لیبر پارٹی کی حکومت تھی۔ اس واسطے لیبر کی اپیل کشش اور جذب سے خالی ہے۔ اور جمہور جو قدامت پسندی میں مشہور ہے۔ مسٹر بالڈون کا ساتھ نہ چھوڑیگا ؛

مشرق اقصیٰ

جاپان نے لیگ اقوام کی مخالفت کے باوجود منچوریا پر قابض ہو کر اپنی طاقت کا سکہ یورپ کے دل پر بٹھا دیا ہے۔ باوجود اس کے کہ جاپان کو وُہ استعماری طاقت حاصل نہیں۔ جو اقوام یورپ کو حاصل ہے۔ تاہم اس نے اپنی تجارت کے فروغ سے اپنے رقیبوں کو مرعوب کر رکھا ہے۔ اس کا ملک کی توسیع کا پروگرام ختم نہیں ہوا۔ اہلِ نظر جانتے ہیں۔ کہ چین کسی نہ کسی دن اس کے دندان آز کا شکار ہو جائے گا۔ اور مشرق اقصےٰ میں بہت بڑی جاپانی سلطنت قائم ہو جائے گی۔

ہندوستان

انڈیا ایکٹ تصدیق خسروانہ کا شرف حاصل کر چکا ہے اسکے نافذ کرنے کیلئے سرگرمی سے تیاریاں عمل میں آ رہی ہیں امید قوی ہے کہ صوبجات میں نئے سال سے خود اختیاری حکومت عمل میں آ جائیگی اس کے کچھ عرصہ بعد ہندوستان کے نئے وائسرائے عالیجناب بہادر کا ہندوستان میں ورود ہوگا۔ ان کو ایک نمایاں فضیلت یہ حاصل ہے کہ وُہ اس ایکٹ کے تمام پہلوؤں پر حادی ہیں کیونکہ وُہ اس کمیٹی کے صدر تھے۔ جس کی رپورٹ کی بنا پر یہ ایکٹ بنایا گیا۔ وُہ پہلے شاہی زراعتی کمیشن کے صدر رہ چکے ہیں۔ امید ہے۔ وُہ ملک کے کسانوں کے لئے رحمت ثابت ہونگے۔ اور کمیشن کی وُہ سفارشات جو ابھی تک نافذ نہیں کی گئیں۔ ان کے سایۂ عاطفت میں عمل میں لائی جائیں گی ؛

فیڈریشن کا مسئلہ بھی زیرِ غور ہے سیاسی ہوا کا رُخ بدلا ہوا معلوم دیتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فیڈریشن کو بھی حتےٰ الامکان جلد از جلد عملی جامہ سے آراستہ کیا جائے گا۔ تاکہ مرکزی اور صوبائی خود اختیاری طرزِ حکومت میں وقت کا تفاوت زیادہ نہ ہو جائے۔ اور ملک کی حکومت کے اعضاء اور جوارح میں تناسب قائم رہے ؛

ہندوستان میں اچھوت سدھار کے مسئلہ نے ہمہ گیر حیثیت حاصل کر لی ہے۔ ڈاکٹر امبیدکار کے عزم علیحدگی کے اعلان نے ہندو قوم کو لرزہ براندام کر دیا ہے۔ مہاسبھا کے ایوانوں میں تزلزل پیدا ہو گیا ہے۔ ہندو جاتی کو خطرہ میں دیکھ کر ہندو لیڈر ڈاکٹر موصوف کو دلفریب پیشکشوں سے لبھانے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کو اندیشہ ہے۔ کہ اگر اچھوتوں میں تبدیلیٔ مذہب کی تحریک شروع ہو گئی تو ہندو قوم کو سخت سیاسی نقصان پہونچیگا۔ اور ان کی مایۂ ناز اکثریت زوال پذیر ہو جائے گی۔ اگر ایسا ہو۔ تو یہ عین مکافاتِ عمل کے اصول کے مطابق ہوگا۔ کیونکہ جو تمدنی ظلم وستم اچھوت اقوام پر ہندوؤں کی طرف سے ہوئے ہیں۔ وُہ ایسے نہیں۔ کہ محض چند ہنگامی پیش کشوں سے محو ہو جائیں۔ مہاسبھا کی صدر نشینی ڈاکٹر امبیدکار کے لئے کیسے باعثِ فخر ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کی قوم کے ہزارہا نفوس نہایت ہی ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ پردۂ غیب سے کیا نمودار ہوگا۔ مگر یہ بدیہی حقیقت ہے۔ کہ اچھوت اقوام کو کلی مساوات اسلام کی آغوش میں ہی مل سکتی ہے۔ جہاں محمود و ایاز اور بندہ اور بندہ نواز ایک مشترکہ سطح پر آ جاتے ہیں۔ اس وقت اچھوت قوم پکے ہوئے پھل کی طرح گرنے کو ہے اگر مذہبی لیڈر اور عام مسلمان اپنے اندرونی فسادات کو ترک کر کے تبلیغی کام کی طرف متوجہ ہوں۔ تو یقیناً وُہ ایک نمایاں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں ؛

احمدیوں کو جداگانہ اقلیت قرار دینے والوں سے چند سوال

قارئین کرام میں احمدی نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میرا احمدی احباب سے ایک عرصہ سے کوئی واسطہ ہے۔ میں ایک خوش عقیدہ اور متلاشی حق مسلمان ہوں۔ میں تعصب اور ہٹ دھرمی کو بالائے طاق رکھ کر قوم کے ان رہنماؤں اور ایڈیٹروں سے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈال رہے ہیں پوچھتا ہوں کہ وہ مندرجہ ذیل وجوہات کی موجودگی میں کس طرح جماعت احمدیہ کو علیحدہ اقلیت قرار دینے پر زور دے رہے ہیں۔

(۱) اجرائے نبوت اور وفات مسیح کے قائل صرف احمدی ہی نہیں بلکہ گذشتہ زمانہ کے بہت سے عظیم الشان بزرگ بھی ہیں۔ پہلے ان بزرگوں کو اور ساتھ ہی ان کو جو ایسے بزرگوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے۔؟

(۲) شیعہ قرآن کریم کو محرف و مبدل مانتے اور اس کی کمی بیشی کے قائل ہیں۔ اور خلفاء ثلاثہ کو نعوذ باللہ کافر سمجھتے ہیں۔ حضرت امام اعظم۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ جنید بغدادی۔ شیخ محی الدین ابن عربی۔ شیخ ابوالحسن اشعری۔ مولوی جلال الدین رومی اور حضرت امام غزالی وغیرھم حضرات کو مرتد۔ زندیق۔ ابلیس لعین۔ بدعتی اور خارج از اسلام کہتے ہیں (نعوذ باللہ) اور رات دن گالیوں کی تسبیح کرتے ہیں۔ امام مہدی کی نبوت کے قائل ہیں۔ بتائے جائے کہ کیوں ان لوگوں کو اسلام سے خارج اور علیحدہ اقلیت قرار دینے کی فکر نہیں کی جاتی۔؟

(۳) بدعتی اور مشرک مسلمان جو رات دن یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا ورد کرتے ہیں۔ غیر اللہ کی نیازیں دیتے ہیں۔ غیر اللہ سے مرادیں مانگتے ہیں۔ خانقاہوں درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔ کیوں ان کو خارج از اسلام نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں علیحدہ اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ جبکہ شرک کو خدا تعالےٰ نے سب گناہوں سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔

(۴) اس کے بعد چند احراری رہ جاتے ہیں۔ سو ان پر بھی مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں کفر کے فتوے لگ چکے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کو بھی جداگانہ اقلیت قرار دینا چاہیئے۔ باقی جو رہ جائیں گے۔ ان کے متعلق پھر حکومت اور ہندوؤں کے آلۂ کار مسلمانوں سے فتوے دریافت کر کے اسلام کا بیڑا (نعوذ باللہ) آسانی سے غرق کیا جاسکیگا۔

میرے ان سوالات کا اگر کسی صاحب نے جواب دینا ہو۔ یا اگر ان سوالات کے متعلق مزید کچھ دریافت کرنا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے کر سکتے ہیں۔

محمد اقبال سلیم گاہندری۔ اچھرہ۔ لاہور

اخبار "احسان" کی ایک غلط بیانی کی تردید

تنبیجہ کلاں ضلع گورداسپور سترہ احمدیوں کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں

۲۲ر اکتوبر کے اخبار "احسان" میں ایک شخص مسمی حکیم عبد الرحمان خلیق تنبیجہ کلاں کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ کہ "پچھلے دنوں اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ موضع تنبیجہ کلاں میں سترہ افراد سلسلہ مرزائیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور اس پر بڑی بغلیں بجائی گئی تھیں۔ میں نے جب یہ مضمون دیکھا۔ تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ تنبیجہ کلاں میں کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اس وقت میں نے اس کی تردید اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع کرادی۔ اور اخبار الفضل کے ایڈیٹر اور اس کے قادیانی ایمان رکھنے والے نامہ نگار سے ثبوت کا مطالبہ کیا۔ مگر وہ دونوں آج تک خاموش ہیں۔ اب میں پھر اخبار "الفضل" کے ایڈیٹر کی دیانت اور صداقت کو چیلنج کرتا ہوا مبلغ پچاس روپے نقد کا اعلان کرتا ہوں۔ اگر وہ یا اس کا نامہ نگار اپنے میں ہمت رکھتے ہیں۔ تو میدان میں آئیں۔ اور واقعہ ہذا کا ثبوت دے کر پچاس روپے حاصل کریں۔ ورنہ آیت قرآنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ورد کرتے ہوئے واقعہ ہذا کی تردید شائع کرادیں"

ہمیں صداقت اور راستی کے اظہار کرنے میں انعام کی ضرورت نہیں۔ لیکن اتمام حجت کے طور پر میں اس اعلان کے ذریعہ عبد الرحمان صاحب خلیق تنبیجہ کلاں اور اس کے ہمنواؤں کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ ذرہ بھر بھی شرافت سے مس رکھتے اور اپنے قول کا پابند رہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو اس انعامی رقم کو جو پیش کی گئی ہے۔ کسی بنک میں جمع کرادیں۔ اور پھر ہم سے جس قسم کا ثبوت چاہیں طلب کریں۔ ہم پوری طرح ان کی تسلی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے تمام کے تمام نو بایعین زندہ و سلامت موجود ہیں۔ اور خود اپنی زبان سے اقرار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اب اگر خلیق صاحب اپنے وعدہ پر قائم نہ رہے۔ تو لعنت کا طوق ان کے گلے میں لٹکتا رہے گا۔ خاکسار نور احمد قریشی سکرٹری تبلیغ تنبیجہ کلاں

شیخ حسام الدین صاحب بی۔ اے امرتسری سے ایک سوال

شیخ حسام الدین صاحب جنہوں نے حال ہی میں اپنی کسی تقریر میں یہ غلط بیانی کی تھی۔ کہ احمدیوں کے نزدیک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی کوئی عزت اور احترام نہیں۔ بلکہ ان کے سامنے اگر اس کی اینٹ سے اینٹ بھی بجا دی جائے۔ تو احمدی خوش ہوں گے۔ ایک وقت تھا کہ یہی شیخ صاحب جب تلاش روزگار کے لئے فیروزپور تشریف لائے۔ تو کوچہ مولوی رجب علی صاحب کے اس وسیع احاطہ میں جہاں خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور دیگر احمدی احباب رہتے تھے۔ ایک معمولی سے مکان میں آپ نے اس لئے رہائش اختیار کی۔ کہ اس وقت آپ کے نزدیک احمدیوں کی صحبت میں رہنا موجب سعادت تھا۔ اسی عرصہ میں آپ خانصاحب موصوف کی کوشش سے کچھ عرصہ فیروزپور آرسنل میں ملازم بھی رہے۔ احمدیوں کی مسجد میں گاہے گاہے نماز ادا کرتے اور درس و تدریس میں بھی شامل ہوتے۔ اس وقت نہ تو شیخ صاحب کو کبھی جماعت احمدیہ کے عقائد میں کوئی نقص نظر آیا۔ اور نہ کبھی کوئی اعتراض سوجھا۔ بلکہ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے نظیر دینی خدمات کی تعریف و توصیف کرتے رہے۔ لیکن آج وہی شیخ صاحب جو احمدیوں کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک مکہ معظمہ مدینہ منورہ کی کوئی عزت نہیں۔ کیا شیخ صاحب دیانتداری کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ جتنا عرصہ احمدیوں میں رہے۔ اور ان کو احمدیوں کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ اس عرصہ میں انہوں نے احمدیوں کے کسی قول یا فعل یا ان کے کسی طرز عمل میں کوئی ایسی بات پائی۔ جس سے انبیاء علیہم السلام کی توہین یا مکہ معظمہ کی بے حرمتی ہوتی تھی۔ اگر نہیں جیسا کہ ہرگز نہیں۔ تو پھر اس خدائے جبار و قہار سے ڈریں۔ جو ہر انسان کے اندرونی بھید جاننے والا ہے اور جس سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ خاکسار محمد علی از فیروزپور

لکھنؤ میں تبلیغ احمدیت

لکھنؤ ۱۲ر نومبر۔ ہر اتوار احمدیہ دارالتبلیغ و دارالمطالعہ میں بعد نماز مغرب پبلک لیکچر ہوتے ہیں۔ اختتام تقاریر پر ہر مذہب کے لوگ سوالات کرتے ہیں۔ اعلان بذریعہ پوسٹر کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں گذشتہ اتوار ۱۰ر نومبر مسئلہ جہاد پر مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے زیر صدارت سید ارتضیٰ علی صاحب ۱½ گھنٹہ نہایت عالمانہ تقریر کی۔ جسے از حد دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سوا سو کے قریب حضرات نے

نہرو ← اور → اقبال

قارئین کو یاد ہوگا کہ کچھ مدت ہوئی۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے قادیانیوں کے بارے میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ قادیانی چونکہ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ یعنی اسلام کے ایک بنیادی عقیدے سے منکر ہیں۔ اس لئے وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اور انہیں مسلمان سمجھنا غلطی ہے۔

جس زمانہ میں یہ مضمون شائع ہوا۔ پنڈت جواہر لال نہرو الموڑہ جیل میں تھے۔ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کا مضمون پڑھا اور اس پر دو مضمون لکھے۔ جو اب انگریزی اخباروں میں شائع ہوئے ہیں۔

پہلے مضمون میں پنڈت جی نے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک اسلام قومیت کے جذبہ کا مخالف ہے۔ لہٰذا پنڈت جی سوال کرتے ہیں کہ اسلام، قومیت کے خلاف ہے۔ تو کیا ٹرکی۔ ایران افغانستان۔ مصر۔ شام۔ فلسطین۔ عراق۔ ٹیونس۔ مراکش۔ وغیرہ اسلامی ممالک۔ اسلام سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔ جہاں قومیت کا جذبہ جوش مار رہا ہے؟

دوسرے مضمون میں پنڈت جی فرماتے ہیں۔ کہ اگر اسلام کے ایک بنیادی عقیدے ختم نبوت کے انکار سے قادیانی۔ خارج از اسلام ہو گئے ہیں۔ تو آغا خاں کو مسلمان قرار دینے کی وجہ کیا ہے؟

پنڈت جی نے تفصیل سے لکھا ہے۔ کہ آغا خاں کو ان کے پیرو۔ خدا کا مظہر یا اوتار یقین کرتے ہیں۔ اور یہ کہ آغا خاں کے مذہب کے عقیدے۔ اسلامی عقیدوں سے بالکل مختلف ہیں۔ پھر کیوں آغا خاں کو مسلمان سمجھا جاتا ہے؟ انہیں مسلمانوں کا لیڈر بنایا جاتا ہے؟ اور خود ڈاکٹر اقبال بھی ان کے مسلمان ہونے اور لیڈر ہونے کے مدعی ہیں؟

ہم سمجھتے ہیں۔ پنڈت جی کا یہ اعتراض بالکل درست ہے۔ اور ڈاکٹر اقبال کو اور ان تمام لوگوں کو اس کا جواب دینا چاہئے۔ جو قادیانیوں کو کافر اور آغا خاں کو مسلمان کہتے ہیں۔

خود ہم بھی کئی بار آغا خاں کا معاملہ مسلم پبلک کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ ہم نے مسلم نقطۂ نظر سے کھلا چیلنج دیا۔ کہ وہ سر آغا خاں کو کسی لحاظ سے بھی مسلمان ثابت کر دیں۔ مگر ہمارے اس چیلنج کا جواب کسی نے آج تک نہیں دیا۔ پنڈت جواہر لال ایک غیر مسلم ہیں۔ مگر چونکہ سلجھا ہوا دماغ رکھتے ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے ہیں۔ کہ قادیانیوں کو تو صرف ایک عقیدے کی وجہ سے اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے۔ لیکن آغا خاں کو مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کا سب سے بڑا رہنما بھی بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ آغا خان کے تمام عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔

آغا خاں اس مذہب کے پیشوا ہیں۔ جسے حسن بن صباح نے قائم کیا تھا۔ اور جس کی نسبت سلف سے خلف تک تمام علماء دین بالاتفاق فتوے دے چکے ہیں۔ کہ اس مذہب کا اسلام سے دور کا بھی رشتہ نہیں اور یہ کہ اس مذہب کے پیرو اسلام سے خارج ہیں

لیکن یہ موجودہ زمانہ کی سب سے بڑی بوالعجبی ہے کہ اس متفقہ فتوے کی موجودگی میں بھی مسلمانوں نے آنکھیں بند کر کے آغا خاں کو اپنا رہبر بنا لیا۔ حالانکہ ان کی رہبری سراسر اسلام اور مسلمانوں کیلئے مضر بلکہ مہلک ہے۔ جیسا کہ مشاہدے سے بھی ثابت ہے۔

کیا ڈاکٹر سر محمد اقبال پنڈت جواہر لال نہرو کے اعتراض کا جواب دینے کی زحمت گوارا کریں گے یا وہ بھی اسی طرح پی جائیں گے۔ جس طرح ہمارے چیلنج کو پی چکے ہیں؟ ہم ڈاکٹر صاحب کی زبان سے کوئی جواب سننا چاہتے ہیں۔ (روزنامہ ہند کلکتہ ۷ نومبر)

قابل توجہ موصیان جماعت احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضمیمہ الوصیت میں وصیت کو دو اخباروں میں شائع کرانا موصی کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن ۱۹۲۵ء سے پہلے کے موصیوں نے وصایا کو اخباروں میں شائع نہیں کرایا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل ضروری ہے۔ اور بغیر اس کے بعض دفعہ وصیت کا حصہ وصول کرنے میں دقتیں بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ تمام موصیان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی وصایا کو دو اخباروں میں شائع کرائیں۔ چونکہ یہ کام فرداً فرداً ہر شخص کے لئے مشکل ہے۔ اس لئے مجلس نے اس کے لئے […] فی وصیت مقرر کر دیئے ہیں۔ ہر موصی […] جلد سے جلد خزانہ صدر انجمن میں ارسال کر دے تاکہ ان کی طرف سے اعلان کرایا جا سکے۔ جن موصیوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ ان کے سرٹیفکیٹ منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ اگر کسی نے اعلان کرایا ہوا ہو۔ تو ان اخباروں کا حوالہ ارسال کریں۔

(سیکرٹری مجلس بہشتی مقبرہ قادیان)

قابل توجہ انسپکٹران و سیکرٹریان تبلیغ ضلع گوجرانوالہ

میں نے ضلع گوجرانوالہ کے چار تبلیغی حلقے مقرر کر کے ان کے انسپکٹر مقرر کر دیئے ہیں۔ انسپکٹر صاحبان و سیکرٹری صاحبان تبلیغ کو میں نے تاکید کی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے فرائض کا احساس کر کے ماہواری رپورٹیں باقاعدہ مجھے ارسال کرتے رہا کریں۔ نیز انسپکٹر تبلیغ اپنے حلقے کی نگرانی رکھیں مگر سوائے مانگٹ اور پیرکوٹ کی جماعت کے اور کسی جماعت کے سیکرٹری صاحب نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ پچھلے دنوں میں نے اپنے دورے پر واضح طور پر ہدایات دیگر رپورٹوں کے متعلق تاکید کی تھی۔ اب میں اس اعلان کے ذریعہ انسپکٹر و سیکرٹری صاحبان تبلیغ کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی رپورٹیں ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مجھے بھیج دیا کریں۔ تاکہ میں مکمل رپورٹ ناظر صاحب تبلیغ کی خدمت میں قادیان روانہ کر سکوں۔ اور جن دوستوں نے ابھی تک ماہ اکتوبر کی رپورٹ ارسال نہیں کی۔ وہ فوراً اس اعلان کو دیکھتے ہی اپنی رپورٹ روانہ کر دیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین کی منشاء کے ماتحت تبلیغ کی طرف بہت زیادہ توجہ دی جائیگی

(خاکسار۔ محمد شفیع اسلم نائب مہتمم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ معارف قرآن مجید

شائقین کے لئے مژدہ

حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سورۂ فاتحہ سے جو درس القرآن شروع فرمایا ہے۔ نظارت تالیف و تصنیف کے زیر انتظام وہ مرتب کیا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب اخبار میں بطور ضمیمہ شائع ہونا شروع ہو جائیگا۔ یعنی ہفتہ میں ایک بار چار صفحہ درس کے اخبار میں ہوا کرینگے۔ چونکہ یہ ضمیمہ صرف انہی اصحاب کو بھیجا جائے گا جو اس کی خریداری منظور فرمائیں گے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب بہت جلد اطلاع بھیجوائیں کیونکہ بعد میں خریدار بننے والوں کو ابتدائی حصہ ملنا ناممکن ہوگا۔ پس پہلے سے ہی خریداری منظور فرمائی جائے۔ اس ضمیمہ کی قیمت چھ ماہ کے لئے صرف ۱۲؍ آنے ہوگی۔ اس کے بعد ہم کوشش کرینگے۔ کہ درس ہفتہ میں دو بار یا تین بار شائع ہوا کرے۔ اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ احباب کو اس نہایت قیمتی چیز کے حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ (مینجر الفضل)

نامہ نگار مجاہد کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار مجاہد مورخہ ۳ نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک "قابل تقلید مثال" کے عنوان سے احراری نامہ نگار لکھتا ہے سید محمود حسن محلہ صوفیاں کی دختر نیک اختر کی شادی خانہ آبادی انجام پذیر ہوئی۔ سید صاحب نے مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا اور کسی مرزائی کو اس مبارک تقریب پر نہیں بلایا۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ صاحب موصوف کی تقلید کریں اور ان ناپاک ہستیوں کو ایسی تقریبیں مثلاً شادی بیاہ میں ہرگز ہرگز شریک نہ کیا کریں۔" اس ضمن میں میں اصل واقعات پبلک کے سامنے رکھتے ہوئے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہتا ہوں۔ سید محمود حسن صاحب ایک معزز انسان ہیں۔ اور میرے خالہ زاد بھائی ہیں بیشک وہ احمدی نہیں۔ لیکن وہ احراری شرارتوں اور احمدیت کے شدید ترین دشمنوں کی کارروائیوں سے سخت متنفر ہیں۔ ان کی دختر کی شادی میں احمدی غیر احمدی سب شریک ہوئے بلکہ بائیکاٹ کے سلسلہ میں انہوں نے محلہ کے احراریوں کے جواب میں برملا کہدیا کہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈرانِ احرار کو مباہلہ کا چیلنج

مباہلہ میں شمولیت کے لئے درخواست کرنے والے احمدی احباب کی فہرست

(۱۱)

۱۲۷۲ محمد حسین صاحب سکرٹری تبلیغ محلہ کشمیریاں پٹیالہ
۱۲۷۳ عنایت اللہ صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ بہلول پور۔ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
۱۲۷۴ چوہدری نذیر احمد صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز۔ جالندھر شہر
۱۲۷۵ سردار نظام الدین خان صاحب نو مسلم دہلی
۱۲۷۶ فضل الرحمن صاحب مینیجر امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور صدر
۱۲۷۷ اللہ رکھا صاحب ملازم بورڈنگ ہائی سکول قادیان
۱۲۷۸ محمد حفیظ صاحب بقاپوری مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۲۷۹ بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر آف ورکس نارتھ ویسٹرن ریلوے حال قادیان (معہ اہل وعیال)
۱۲۸۰ ملک مولا بخش صاحب پنشنر قادیان
۱۲۸۱ محمد یعقوب صاحب مہتمم کاتب بنگل باغبانان متصل ؍؍
۱۲۸۲ ڈاکٹر احمد صاحب ایل ایس ایم ایف ؍؍
۱۲۸۳ بابا اللہ بخش صاحب ؍؍
۱۲۸۴ احمد دین صاحب دوکاندار ؍؍
۱۲۸۵ غلام محمد صاحب ؍؍
۱۲۸۶ جمعدار نعمت اللہ خان صاحب ؍؍
۱۲۸۷ سید محمد اصغر صاحب ؍؍
۱۲۸۸ شیخ غلام حسین صاحب لائبریرین صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان
۱۲۸۹ محمد عبد اللہ صاحب ابن مولوی محمد دین صاحب قادیان
۱۲۹۰ خان میر خان صاحب ؍؍
۱۲۹۱ شیر محمد صاحب تاجر ؍؍
۱۲۹۲ ماسٹر عطاء اللہ صاحب کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور
۱۲۹۳ دولت خان صاحب ؍؍ ؍؍
۱۲۹۴ عبد اللہ خان صاحب ؍؍ ؍؍
۱۲۹۵ عبد العزیز صاحب ؍؍ ؍؍
۱۲۹۶ علی محمد خان صاحب ؍؍ ؍؍
۱۲۹۷ عبد المنان صاحب امیر جماعت ؍؍ ؍؍

۱۲۹۸ اللہ رکھا صاحب ماڑی بچیاں ڈاکخانہ سری گوبند پور
۱۲۹۹ چوہدری فتح محمد خان صاحب سفید پوش نمبردار ماڑی بچیاں ڈاکخانہ سری گوبند پور
۱۳۰۰ محمد نواب خان صاحب بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر
۱۳۰۱ محمد جمیل خان صاحب کلرک ایمونیشن گروپ آرسنل فیروزپور
۱۳۰۲ اللہ بخش صاحب چک ۵۰۹ ع ڈاک خانہ سمندری ضلع لائل پور
۱۳۰۳ ولایت حسین صاحب دوکاندار قادیان
۱۳۰۴ مولوی فخر الدین صاحب پنشنر ؍؍
۱۳۰۵ بھائی عبد الرحیم صاحب نو مسلم ولد چندا سنگھ قادیان
۱۳۰۶ محمد علی صاحب فیض اللہ چک ضلع گورداسپور
۱۳۰۷ غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۲۷ الف ضلع تھرپارکر سندھ
۱۳۰۸ محمد عبد اللہ صاحب قادیان
۱۳۰۹ مولوی عبد المنان صاحب عمر خلف (حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ) علی گڑھ
۱۳۱۰ محمد عبد الحق صاحب کراچی
۱۳۱۱ مستری کرم الٰہی صاحب مری روڈ راولپنڈی
۱۳۱۲ عبد القادر صاحب حسان حیدرآباد سندھ
۱۳۱۳ مرزا محمد حسین صاحب قادیان
۱۳۱۴ سید عبد المجید صاحب دریا خاں ضلع نوابشاہ
۱۳۱۵ مرزا عبد الکریم صاحب ؍؍ قادیان
۱۳۱۶ محی الدین صاحب (مولوی فاضل) رعناواری سری نگر (کشمیر)
۱۳۱۷ احمد حسن صاحب کیرانہ ضلع مظفر گڑھ
۱۳۱۸ ابراہیم صاحب اسماعیلہ ضلع گجرات
۱۳۱۹ ایم۔ پی۔ فخر دین صاحب P. O. Rayangadi. V. Malabar.
۱۳۲۰ اے سلیمان صاحب P. O. Rayangadi. Malabar.

۱۳۲۱ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر۔ نیروبی
۱۳۲۲ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب انور منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ
۱۳۲۳ قاضی محمد افضل صاحب اوجلوی کلرک آرسنل۔ کوچہ سوڈھی اندر سنگھ۔ فیروزپور شہر
۱۳۲۴ محمد فاضل صاحب اوورسیر میونسپل کمیٹی بستی بلوچاں ضلع فیروزپور
۱۳۲۵ محمد عبد الحق صاحب مجاہد بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر
۱۳۲۶ جمعدار شیر محمد خان صاحب ۲۵ ایم۔ ٹی چھاؤنی پشاور
۱۳۲۷ حوالدار سوندھا خان صاحب جگی موٹر سروس بنوں۔ صوبہ سرحد
۱۳۲۸ ڈاکٹر محمد دین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن۔ انچارج پولیس ہسپتال۔ بنوں صوبہ سرحد
۱۳۲۹ میاں غلام حسین صاحب اوورسیر P. W. D. بنوں۔ صوبہ سرحد۔
۱۳۳۰ مرزا عبد الرؤف صاحب پروپرائٹر دار الفضل میڈیکل ہال۔ قادیان
۱۳۳۱ محمد دین صاحب کارکن دفتر ڈاک ؍؍
۱۳۳۲ قاسم دین صاحب سیالکوٹ
۱۳۳۳ رحمت اللہ صاحب باغانوالہ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ بنگہ۔ حال قادیان
۱۳۳۴ محمد دین صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور
۱۳۳۵ محمد علی صاحب ؍؍
۱۳۳۶ فیروز دین صاحب مسجد سلیمان۔ ایران
۱۳۳۷ ملک کرم الٰہی صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار منٹگمری
۱۳۳۸ عبد العظیم صاحب روشن آرا روڈ دہلی
۱۳۳۹ سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر قادیان
۱۳۴۰ حبیب اللہ صاحب مہاجر ؍؍
۱۳۴۱ سید بدر الحسن صاحب سلیم ؍؍
۱۳۴۲ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر "الفضل" قادیان
۱۳۴۳ منشی احمد حسین صاحب کاتب الفضل قادیان
۱۳۴۴ چوہدری فیض احمد خان صاحب کاتب ؍؍ ؍؍

۱۳۴۵ مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل کارکن عملہ الفضل قادیان
۱۳۴۶ سید محمد باقر صاحب کاتب الفضل قادیان
۱۳۴۷ نذیر احمد صاحب لدھے والہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ
۱۳۴۸ عبد الرحمن صاحب مدرس اول لدھے والہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ
۱۳۴۹ حمیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا اعظم بیگ صاحب کلانور ضلع گورداسپور
۱۳۵۰ عبد اللطیف صاحب بی۔ اے سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج لائل پور۔
۱۳۵۱ فضل احمد صاحب پٹواری حلقہ گوردواس ننگل ضلع گورداسپور
۱۳۵۲ سید محمد لطیف صاحب "اصلاح" سری نگر کشمیر
۱۳۵۳ فضل احمد صاحب وکیمپئیشر احمدی پور ضلع جہلم
۱۳۵۴ شیر محمد صاحب ساکن شریف پور ڈاکخانہ تندا پور ضلع ہوشیارپور
۱۳۵۵ عمر بخش صاحب ساکن شریف پور ڈاکخانہ تندا پور ضلع ہوشیارپور
۱۳۵۶ نور دین صاحب بھٹی بی اے۔ قادیان
۱۳۵۷ فقیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول۔ چاند پور ضلع شیخوپورہ
۱۳۵۸ محمد علی صاحب پٹواری۔ حلقہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ
۱۳۵۹ خادم علی صاحب مختار کمپنی کے۔ بی ایچ۔ ضلع سیالکوٹ
۱۳۶۰ عبد الحمید صاحب ملازم نشار ہوزری قادیان
۱۳۶۱ نواب دین صاحب خادم مسجد محلہ دار الفضل ؍؍
۱۳۶۲ شیر محمد خان صاحب سامانوی آنریری ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۱۳۶۳ محمد یحییٰ خان صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ قادیان
۱۳۶۴ غیاث محمد صاحب مکانہ محمود آباد فارم۔ میرو۔ سندھ
۱۳۶۵ محمد تقی صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید۔ قادیان
۱۳۶۶ میاں مظفر الدین صاحب امپیریل الیکٹرک سٹور صدر پشاور
۱۳۶۷ ہادی رضا صاحب ولد حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل قادیان
۱۳۶۸ مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل ؍؍

رعایتی اعلان

سورۂ بنی اسرائیل کی لطیف تفسیر جس پر الحکم و الفضل نے زبردست ریویو کیا۔ اور جس کو علمائے سلسلہ اور بزرگانِ کرام نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ کے ہر خریدار کو طب روحانی بعدہٗ سوانح عمری حضرت امام بخاری بمعہ الحکم سیرت مسیح موعود بمعہ سکیم منظوم اردو ا/ سکیم منظوم پنجابی ۰/ یہ پانچوں یا ان میں سے جو وہ پسند کریں نصف قیمت پر بھیجی جائیگی۔ تفسیر کی ضخامت ۲۰۰ صفحات اور قیمت صرف ۱۲/ ہے۔

المشتہر حکیم عبد اللطیف گجراتی۔ کتبخانہ ایشیائی قادیان

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کا خاص الخاص درجہ مال

ہمارا یہ مال ایسا ہے۔ کہ اس سے بہتر حالت میں سیکنڈ ہینڈ کوٹ ہو ہی نہیں سکتے۔ امریکہ کی سلائی اور کٹ بھی نہایت ہی دل پسند ہوتی ہے۔ تھوک مال کا نرخ نامہ فوراً طلب کریں۔

مینیجر دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی

کٹ پیس کی تجارت

موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے۔ لیکن تازہ ارزاں اور خالص مال بغیر بنڈلوں میں کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کے جیسا کہ ولایت سے آتا ہے۔ صرف دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ تھوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں۔

اکسیر حافظ

اکسیر احتباس و بے قاعدگی حیض کے لئے حکمی دوا ہے اس کے استعمال سے سینکڑوں مایوس عورتیں احتباس۔ رسیدہ حیض و اس شفایاب ہو کر صاحبِ اولاد ہو چکی ہیں۔ مفصل حال مرض تحریر فرمادیں۔ علاوہ محصولڈاک قیمت پانچ روپے

معجون حافظ

اس کا استعمال بحالتِ حمل ضروری ہے۔ یہ معجون دافع عادت اسقاط یا جن کے بچے پیدا ہو کر دو برس سے زیادہ نہ رہتے ہوں۔ ام الصبیان یا مختلف امراض میں ضائع ہو جاتے ہوں اس معجون کے استعمال سے فرزند پیدا ہوگا۔ اور بفضلِ خدا عمر طویل پائے گا۔ تجربہ شرط ہے۔ علاوہ محصول ڈاک قیمت عہ/

پتہ اردو میں ہونا چاہیئے:۔

حافظ عبد العلیم مکوڑی خورد ڈاکخانہ گھنولی ضلع انبالہ

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بجید تقویت پہونچاتی ہے۔ اگر امتحان میں ڈال رہنا ہو۔ اگر مدبر اور عقلمند بننا ہو۔ اگر جج بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہونچنا ہو۔ تو تریاق دماغ استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن غبی انسان ہو۔ نہایت ذہین بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہونچانے میں لاثانی دوا ہے جس کا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کر کے دیکھیے۔ اختلاج قلب کیلئے اکسیر ہے قیمت للعہ/

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہایت غمگین ہیں۔ کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونیوالی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں۔ بعد شوق یہ دوا استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دواء سے صاحب اولاد ہوگئیں۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت للعہ/

اکسیر دمہ و کھانسی کیسا ہی پرانا دمہ یا کھانسی ہو۔ اس دوا سے دور ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتا ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا فائدہ دکھاتی ہے۔ نہایت مجرب و آزمودہ ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ ضرور تجربہ فرمایئے۔ جبکہ آپ تمام دوائیں کر کے تھک چکے ہوں۔ اسوقت (اکسیر دمہ و کھانسی) کو ضرور استعمال فرمائیں۔ قیمت دو روپیہ رجسٹرڈ نوٹ۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہو سکتی ہے۔ فہرست دوا خانہ مفت منگائیں۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے۔

مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

مکرمہ محترمہ صاحبہ ظہور الحق صاحب

فاروقی انسپکٹر ڈاکخانہ و رئیس شاملی

تحریر فرماتی ہیں کہ میں نے تین بوتلیں **فیض عام شربت فولاد** کی استعمال کی ہیں۔ شربت واقعی مفید اور امراضِ مستورات کی بہترین دوا ہے۔ براہ مہربانی تین بوتلیں اور ارسال فرمائیں مشکور ہونگی“

قیمت فی شیشی پچاس خوراک رعایتی ایک روپیہ بارہ آنے محصولڈاک علاوہ:۔

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

تپدق

دق پھیپھڑے کی ہو۔ یا آنتوں کی۔ ابتدائی درجہ میں ہو یا آخری اسٹیج میں۔ کندن سے صحت اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ تفصیلی حالات کے لئے اس کا لٹریچر مفت منگا کر پڑھیئے۔

پتہ:۔ کندن... کیمیکل ورکس۔ نئی دہلی

اے ضعف باہ و دیگر امراضِ پیرج کے مریضو!

اگر تم مختلف علاج کرا کے مایوس ہو چکے ہو۔ اگر تم شرمندہ رہتے ہو۔ اگر زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہو۔ تو ایک آنہ (ا/) کا ٹکٹ بھیجکر رسالہ امراضِ مخصوصہ مردان مفت منگوا لو۔ اور اس کے مطالعہ سے تم پھر سے تندرست اور جوان بن سکو گے۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۲۵ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشد ھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بمبئی ۱۲ نومبر۔ ناسک سے شنکر آچاریہ نے جو ڈیپوٹیشن بھیجا ہے۔ اس نے آج ڈاکٹر امبیدکر سے ملاقات کی۔ اور ان کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ایک نئی مذہبی جماعت کی بنیاد ڈالی جائے۔ جس کی وہ پوری حمایت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر نے ڈیپوٹیشن کے ممبروں کے خیالات سن کر انہیں کہا۔ کہ وہ نئی جماعت بنانے کے لئے شنکر آچاریہ سے درخواست کریں۔ ڈاکٹر امبیدکر نے اس اطلاع کی تردید کی۔ کہ ان کا ہندو مہاسبھا کے ساتھ کوئی سمجھوتہ ہوا ہے۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ ننکانہ صاحب میں سکھوں کے بھیس میں پٹھان پکڑے جانے اور ان کے قبضہ سے بارہ بم برآمد ہونے کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس کی تردید کر دی ہے۔

مدراس ۱۲ نومبر۔ آج شام سر فریڈرک نائیس سے جنوبی ہند کے چیمبر آف کامرس کے وفد نے ملاقات کی۔ وفد نے زور دیا۔ کہ پوسٹ کارڈوں کی قیمت کم کی جائے۔ سر فریڈرک نائیس نے وعدہ کیا۔ امید ہے کہ آئندہ بجٹ میں کوئی صورت نکل آئے گی۔

شنگھائی ۱۲ نومبر۔ چین اور جاپان کی باہمی کشیدگی جاری ہے۔ جاپانی قونصل نے چینی حکام کے خلاف مزید پروٹسٹ کیا ہے۔

روما ۱۲ نومبر۔ اطالوی پریس کی برطانیہ کے متعلق روش میں دفعتہً تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ اخبار ونے برطانیہ کے خلاف تمام حملے بند کر دئے ہیں۔ بائیکاٹ کے لئے برطانوی اشیا کی تخصیص بھی نہیں کی جاتی۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ امپیریل ایرویز سروس کی ترقی کے لئے کمپنی ۲۹ مزید کشتیاں اور بار دیگر ہے تیار کر رہی ہے۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ سر چارلس کنگ فورڈ سمتھ مشہور ہوا باز کے متعلق بحیرہ بنگال میں تجسس جاری ہے۔ لیکن ابھی تک ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

منیلا ۱۲ نومبر۔ جزیرہ لوزن کے دور سے ایک جہاز چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ لیکن مسافرین کو بچا لیا گیا۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ پارلیمنٹ کے انتخاب کے سلسلہ میں استصواب آراء کے لئے صرف دو دن باقی رہ گئے ہیں۔ مختلف پارٹیاں اپنی اپنی کامیابی کے لئے سرگرم کار ہیں۔

روما ۱۲ نومبر۔ اطالوی گورنمنٹ نے تمام ممالک کو تعزیری کارروائی کرنے کے خلاف احتجاج نامہ بھیجا ہے۔ اور اس میں لکھا ہے۔ کہ لیگ نے اپنے ارکان کو اٹلی کے خلاف آمادہ کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیا۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو لنڈن سے واپس جرمنی کو روانہ ہو گئے۔

امرتسر ۱۲ نومبر۔ گذشتہ شب ایک تاجر کے مکان میں آگ لگ گئی۔ جس سے تمام مکان جل کر راکھ ہو گیا۔ نقصان کا اندازہ بیس ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی تجویز ہے۔ کہ ڈاکخانہ سے سیونگ بنک کی شرح سود ۲½ فیصدی فی سال کر دی جائے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی مالی پوزیشن بہت مضبوط ہے۔ اور اسے کمی ذرائع سے روپیہ مل سکتا ہے۔

مدراس ۱۱ نومبر۔ ہندوستانی میں بھی اٹلی کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہو گئی ہے اس سلسلہ میں پہل مدراس نے کی ہے۔ ماؤنٹ روڈ پر ایک اطالوی ریسٹورنٹ تھا۔ جس کا کام بالکل بند ہو گیا ہے۔ پروپرائٹر کا بیان ہے کہ اسے ہزاروں روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے۔ ہندوستانیوں اور یورپینوں نے ریسٹورنٹ کا مکمل طور پر بائیکاٹ کر دیا ہے۔

مدراس ۱۱ نومبر۔ گذشتہ ہفتے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ احاطہ مدراس میں ہیضہ سے ۵۷۲ اموات ۱۲۹۶ کیس چیچک سے ۱۸۹ اموات اور ۴۸۶ کیس اور پلیگ سے ۱۹ اموات اور ۸۰ کیس ہوئے۔

کوئٹہ ۱۱ نومبر۔ کیکنر کمشنر نے بھوپال کمیونک شائع کیا ہے۔ کہ وارڈ نمبر ۴ کی کھدائی ختم ہونے پر ۱۸ نومبر کو وارڈ نمبر ۲ کی کھدائی شروع ہو جائے گی۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے مسٹر سوبھاش چندر بوس اس ماہ کے اختتام پر لنڈن جائیں گے۔ اور انڈین نیشنل کانگرس لنڈن برانچ کے زیر اہتمام جو کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس کی صدارت کریں گے۔

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ آج صبح ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر زلزلے کا خفیف سا جھٹکا محسوس کیا گیا۔ نقصان کی تا حال کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ سال ۳۴-۱۹۳۳ء میں بنگال کے نظم و نسق کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ دہشت انگیزی کا اس وقت قطعی انسداد نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دہشت انگیزوں کی ذہنیت میں تبدیلی نہ پیدا ہو جائے۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ آج ایک مجرم نے جسے قواعد جیل کی خلاف ورزی کے الزام میں چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے چھ ماہ قید کی سزا دی۔ غصہ میں آکر مجسٹریٹ پر پتھر پھینکا اور گندی گالیاں دیں۔ اب اس کے خلاف اس حملہ کے الزام میں مزید مقدمہ چلایا گیا۔

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ جدید آئین کا نفاذ اپریل ۱۹۳۷ء میں ہوگا۔ اس سے پہلے تمام ضروری امور طے کرنے کے لئے تمام محکموں کے سکرٹریوں اور ریفارمز کمشنر کی اس ہفتہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ فیڈرل کورٹ اپریل ۱۹۳۷ء میں قائم ہوگی

ٹوکیو ۱۲ نومبر۔ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ چین برطانیہ سے ایک کروڑ پونڈ قرضہ لینے کے لئے گفت و شنید کر رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ نومبر۔ ممالک متحدہ امریکہ اور کینیڈا میں تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور تجارت کے متعلق تمام غیر ضروری پابندیاں ہٹائی جا رہی ہیں۔

پیرس ۱۲ نومبر۔ ساڑھے آٹھ سو فرانسیسی باشندوں نے لیگ کی تعزیری کارروائی کے خلاف اعلان کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اٹلی ایک وحشی ملک کو مہذب بنانے میں کوشاں ہے لیکن لیگ تعزیری کارروائی کر کے اس کے جائز حقوق پر حملہ کر رہی ہے

اسمارہ ۱۲ نومبر۔ مکاسے میں ایک جدید ہوائی مستقر بنائی جا رہی ہے۔ تاکہ ہوائی طاقت کا دائرہ عمل وسعت پذیر ہو سکے ڈاناکل میں نمک کی کانوں پر اٹلی کا قبضہ ہو گیا ہے۔

عدیس آبابا ۱۲ نومبر۔ تگرے سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ تگرے کے باشندے کبھی بھی راس گوسا کی حکومت کو تسلیم نہیں کریں گے۔

عدیس آبابا ۱۲ نومبر۔ اطالوی افواج کی توجہ مغربی علاقہ کی طرف مبذول ہو گئی ہے۔ دریائے سیٹیٹ کے جنوب میں اطالوی حملہ ناگزیر خیال کیا جاتا ہے۔ راس سیوم ابھی تک افواج سمیت سطح مرتفع پر قابض ہے۔ لیکن امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ میدان کارزار گرم کئے بغیر پیچھے ہٹ جائے گا۔

امرتسر ۱۲ نومبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۸ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے۔ چاندی ۵۶ روپے ۱۲ آنے ہے

جڑانوالہ ۱۲ نومبر۔ جڑانوالہ میں بموں کی برآمدگی کے متعلق پولیس کسی گہری سازش کا شبہ کر رہی ہے۔ معاملہ پنجاب سی آئی ڈی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

رنگون ۱۲ نومبر۔ برما گورنمنٹ نے بھکشو اتم صدر آل انڈیا مہاسبھا کو غیر ممالک میں جانے کے لئے پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

مدراس ۱۲ نومبر۔ آج آسٹریلین تجارتی وفد مدراس پہنچا۔ حکومت آسٹریلیا نے اسے ہندوستان میں آسٹریلیا کی مصنوعات کے لئے مارکیٹ تلاش کرنے کی غرض سے بھیجا ہے۔ وفد اپنے قیام ہند کے دوران میں کلکتہ۔ کراچی۔ دہلی۔ بمبئی۔ اور دیگر مقامات کا دورہ کرے گا۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ کوئٹہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کوئٹہ سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر ایک مال گاڑی دفعتہً پٹڑی سے اتر گئی۔ انجن ڈرائیور ہلاک ہو گیا۔ فائرمین شدید طور پر مجروح ہوا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی